جناب ڈاکٹر عبدالوہاب عزام

لبیک اللّٰھم لبیک

ڈاکٹر عبدالوہاب عزام بے جو کئی سال تک پاکستان میں مصر کے سفیر رہ چکے ہیں عربی کے صاحب طرز انشا پرداز اور بلند پایہ شاعر ہیں۔ ان کے ایک مضمون کا ترجمہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے جس سے ان کے طرز تحریر اور فکری رجحان کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔

کعبہ یہ پُر عظمت بیت، یہ باکرامت تعمیر، یہ کعبہ شریف، کیا تاریخ انسانی اس قدر مقدس اور عظیم المرتبت عمارت کا جواب پیش کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

توحید خالص کا اثر آفریں نمونہ، دینِ حنیف کی جلوہ گاہ آرائش و زیبائش سے مبرّا نقش و نگار سے خالی مجسّموں اور تصویروں سے پاک۔

ہاں یہ گھر مظہر ہے اخلاقِ عالم کی وحدانیت کا۔ دنیائے اسلام کی وحدت کا۔ مسلمان اس کرۂ ارضی پر خواہ کہیں ہوں ان کے قلوب اس گھر کی طرف مائل اور اس بقعہ مبارک کے شیدائی ہیں۔ مردمکِ چشم اور سویدائے دل سے اگر کسی عمارت کی تصویر کشی کی جاتی تب بھی وہ اس عظمت و رفعت کو نہ پہنچ سکتی جو اس بیتِ مکرّم کو حاصل ہے۔ روز و شب میں ہر ہر لمحہ لاکھوں کروڑوں خدا پرستوں کی پیشانیاں اس گھر کی سمت سجدہ ریز اور قلوب مصروف نیاز رہتے ہیں۔ اور تسبیح و تہلیل اور ترتیل قرآن کی صدائیں بلند ہو کر رب العزّت کے حضور میں مسلسل پیش ہوتی رہتی ہیں۔

یہ کب سے ہے؟ اس متبرک ساعت سے جب سے کہ روح الامین قدوس اکبر کا ابدی پیام لے کر زبدۃ العالم پیغمبر خاتم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس افضل الرسل نے ساری دنیا کو دینِ حق کی طرف دعوت دی اور مسلمانوں نے اس دعوت کو قبول کیا۔ کیا تاریخِ عالم میں کبھی اور اس کرہ ارضی پر کہیں کوئی ایسا مقدس گھر بنایا گیا ہے جس کے دیدار کی آنکھیں مشتاق ہوں اور جس کی طرف قلوب بکمال تضرع و زاری اور دعا و استغفار ہر ساعت اور ہر لمحہ متوجّہ رہتے ہوں؟

مقناطیس کا طبعی خاصہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ قطب کی سمت رخ رکھتا ہے۔ تم اس کو ہٹا کر دیکھو وہ پھر گھوم جائے گا۔ تم پوری قوت صرف کر لو تمہیں کامیابی نہ ہوگی۔ ہزاروں پردوں میں چھپا کر رکھو مگر فطرت نہ بدلے گی۔ قلبِ مسلم بھی کعبہ کے تعلق سے گویا کہ مقناطیس کی سوئی ہے۔ دن ہو یا رات، قریب ہو یا بعید، بہر حال اپنے قطب کی طرف مائل رہتا ہے خدا

سو چودل بیدار کہاں اور جامد کہاں ؟

خداوندِ عالم نے اس گھر کو مرجع خلائق اور مقامِ امن بنایا ہے اور اس شہر اور اطراف کے علاقے کو بھی جس میں یہ واقع ہے، حرم قرار دیا ہے۔ بلاشبہ وہ حرم ہے انسان کے لئے، حیوان کے لئے اور نباتات کے لئے۔ پس جو شخص اس بیتِ مقدس کی زیارت سے مشرف ہوتا ہے وہ المضاعف تقدس، امنیت اور حرمت سے ہم کنار ہوتا ہے۔

حرم کے اطراف میقات الحج مقرر ہیں۔ میقات پہنچتے ہی حاجی زیب و زینت کی قیود سے آزاد ہو کر وہ روپ اختیار کرتا ہے جس سے قومیت اور فقر و غنا کے امتیازات مٹ جاتے ہیں۔ حرم میں داخل ہو کر بیت اللہ کے قریب پہنچ کر سب مسلمان ایک امّت بن جاتے ہیں۔ ان کا معبود ایک، ان کا ظاہر و باطن ایک، ان کے معتقدات و رجحانات ایک اور عملِ صالح کی ادائیگی میں ہاتھ، مُنہ اور زبان ہم آہنگ ہو جاتے ہیں۔

"بے شک اس میں خداوندِ عالم کی طرف سے بہت سی نشانیاں ہیں" (القرآن)

حجاج کے قافلے طویل منزلیں طے کرتے ہوئے جوق در جوق بیت اللہ تک رسائی حاصل کر رہے ہیں۔ پُرشوق آنکھوں سے قبلۂ دین کو دیکھ کر سعادتِ نظارہ پا رہے ہیں۔ یہ مقامِ مقدس عالمِ اسلام کا وہ قطب ہے جہاں ہر سمت سے نماز ادا کی جاتی ہے۔ شمال، جنوب، مشرق، مغرب کے امتیازات معدوم ہیں۔ مقناطیس کی سوئی اپنے مرکز پر پہنچ کر ہر طرف گھوم سکتی ہے۔ اسی طرح ہر وہ مسلمان جس کو اس مرکزِ عبادت میں داخلہ نصیب ہو جائے، ہر جانب سے سرِ نیاز خم کر سکتا ہے۔ یہ وہ نقطہ ہے جس کی طرف دنیا بھر کے مسلمان اپنے چہرے اور اپنے قلوب متوجہ رکھتے ہیں۔ اور یہی وہ دائرۂ حقیقت ہے جو ملّتِ اسلامی کے فرد فرد کو راسخ عقائد، عملِ صالح اور حسنِ اخلاق پر متحد اور اخوت، مودت اور سعادت دارین کے لئے آمادۂ جہاد کرتا ہے۔ یہاں وحدت محسوس، اخوت مجسم اور محبت عیانی چشمِ بصیرت کو دعوتِ نظارہ دے رہی ہے دورِ حاضر کا معاشرہ اور تاریخِ ماضی کے اوراق اس وحدت کی نظیر پیش کرنے سے یکسر معذور ہیں۔

جب بخت رسا نے مجھے اس پاک گھر تک پہنچایا تو میرے چشمِ تخیل نے عقیدۂ محکم اور توحید خالص کو بشکل عمارت دیکھا اور یوں محسوس ہوا کہ مشرق و مغرب کی دعائیں اور بے تاب دلوں کی آہیں ہر ساعت اور ہر لحظہ یہاں پہنچ رہی ہیں اور معروف طواف گروہ کی سانسوں، شمس و قمر کی کرنوں اور بادِ صبا کے جھونکوں کے ساتھ ساتھ بیت الحرام کا طواف کر رہی ہیں۔ اور جب خود میں طواف کرنے لگا تو یوں معلوم ہوا کہ جمعیتِ اسلامیہ ایک ایسا دائرہ ہے جو ایک غیر متغیر مرکزِ حق کے گرد گھوم رہی ہے۔

عبرت و بصیرت کے سینکڑوں درس ان طواف کرانے والوں اور ان کے دھڑکتے اور تڑپتے ہوئے قلوب میں موجود ہیں۔ ان میں دولت مند ہیں، فقیر ہیں، قوی ہیں، ضعیف ہیں، مقتدر ہیں، مجبور ہیں۔ لیکن اس بارگاہ میں پہنچ کر دولت مند فقیر، طاقتور کمزور ہے اور صاحبِ قدرت لاچار ہے۔ نہیں۔ بلکہ یہاں نہ کوئی غنی ہے نہ فقیر، نہ قوی ہے نہ

ضعیف، سب ہم رتبہ ہیں، بھائی بھائی ہیں، ایک جماعت ہیں۔ وحدانیت کے رنگ میں ڈوبے ہوئے افراد ہیں حق کے شیدائی ہیں۔ امتیازات ناپید، شخصیّت معدوم۔ فقط ایک کیفیّت ہے خشوع و خضوع کی اور رعب و جلال ہے بارگاہِ رب العالمین کا۔

"بیشک یہ ایک اُمت ہے، واحد اُمت۔ میں تمہارا رب ہوں، پس تم میری ہی عبادت کرو" (القرآن الحکیم)

"تو لوگوں میں حج کا اعلان کردے۔ لوگ تیرے پاس پیدل اور اونٹنیوں پر سوار آئیں گے۔ اور یہ اونٹنیاں عمیق گھاٹیوں سے گزرتی ہوئی آئیں گی"۔ (القرآن)

اس اذان و اعلان کی آواز آفاقِ عالم میں صدیوں سے گونج رہی ہے۔ کان اس کو سُن رہے ہیں اور دل اس کی طرف متوجہ ہیں۔ دنیا کا گوشہ گوشہ لبیک، لبیک پکار رہا ہے۔ مردانِ حق پرست فوج در فوج رواں دواں ہیں۔ راستے بھرپور ہیں۔

یہ آواز آئندہ بھی گونجتی رہے گی۔ کان سنتے رہیں گے اور دل مائل ہوتے رہیں گے اور اولادِ آدم اس دعوت کو قبول کرتی ہوئی ہمیشہ آتی رہے گی۔

وہ دیکھو! سمندر میں دخانی جہاز چلے آرہے ہیں۔ ان جہازوں میں کون لوگ ہیں؟ یہ شمعِ حرم کے پروانے ہیں۔ ہر مقصد سے بے نیاز اور ہر خطرہ سے بے خوف۔ یہ فضائے نیلگوں میں پرندوں کی طرح محوِ پرواز ہوائی جہاز کیسے ہیں؟ ان میں بھی اُلفت و شوق کے متوالے سوار ہیں جو مستانہ وار کوچۂ دلدار پر قربان ہونے کو آرہے ہیں۔ یہ بسیں اور موٹریں صحراؤں اور میدانوں کے سینے چیرتی ہوئی سنگلاخ علاقوں سے گزرتی اور بڑے بڑے دھاوے مارتی ہوئی کیوں آرہی ہیں؟ ان میں بیت الحرام کے قافلے ہیں۔ عظیم تر مقصد ان کے سامنے ہے اور اس کے لئے ہر صعوبت اور ہر زحمت گوارا ہے۔

قوت و عزم کے پیکر اور صبر و تحمل کے مجسمے اہلِ یقین و ایمان کے گروہ اگرچہ بے سر و سامان ہیں مگر آہنی ارادے رکھتے ہیں۔ بیت الحرام کو کوچ کر رہے ہیں۔ بارِ معصیت سے متفکر و شرمسار اور رب اکبر کے فضل و کرم کے اُمیدوار ہیں۔ منزل دور ہے سفر تکلیف دہ ہے۔ بھوک پیاس اور موسم کی شدّت سے جسم نڈھال ہیں۔ لیکن ان کا عزم اور ایمان ہر صحرا سے وسیع تر، ہر خوف سے بے پرواہ اور تپتے ریگستانوں سے زیادہ گرم ہے۔ رختِ سفر کمر پہ بندھا ہے، رات دن پیدل چل رہے ہیں مگر کیا مجال کہ کوئی تمنّا دامنگیر ہو یا کوئی آرزو اس سعادتِ حضوری سے باز رکھ سکے۔

نگاہِ ظاہر اور چشمِ تخیل ان قافلوں کو بحری، بری اور فضائی راہوں سے لگاتار آتا دیکھ رہی ہے۔ یہ ارضِ مقدس کے وفود حجاز کے راہی اور بیت اللہ کے حاجی ہیں۔ والہانہ شوق کا دامن پکڑے ہوئے حسبِ استطاعت جہازوں، موٹروں اور طیاروں سے گرم سفر ہیں۔ ان میں عقیدت مندوں اور مخلص لوگوں کے ایسے گروہ بھی ہیں جو راہِ قدس کے پیچھے پیچھے

اور ذرّے ذرّے کو عزیز جان کر پیدل بادیہ پیمائی کرنا سرمایۂ نجات تصوّر کرتے ہیں۔

وطن مختلف، نسلیں الگ الگ، رنگ جُدا جُدا مگر سب کا رخ اس خطۂ پاک کی طرف ہے جو ان کے دین کا مبدا، اور ان کے ایمان کا سرچشمہ ہے جہاں ان کے رسولؐ نے حیاتِ مطہرہ کے سال و ماہ گزارے اور ملّتِ محمدی کی تاریخ شروع ہوئی یعنی وہ قبلہ جس کی سمت سینکڑوں میل دور سے بارگاہ رب العالمین میں سرِ عبودیت خم کرتے اور مضطربانہ دعا کرتے کہ حیاتِ مستعار کی چند گھڑیاں اللہ کے گھر کے پاس اور روضۂ رسولؐ کی زیارت میں صرف ہو جائیں۔

آج قسمت نے یاوری کی ہے۔ مبارک و مسعود وادی میں داخلہ نصیب ہو رہا ہے۔ وحدتِ اسلامی اور اخوّت دینی کا سب کا رشتہ ہے۔ خلوص میں ڈوبے ہوئے وطنی اور قومی لباس سے آزاد حقیقی مساوات کے مظہر، دور و نزدیک والے، مشرق و مغرب والے، کالے گورے، غنی، فقیر، قوی، ضعیف ایک جگہ جمع ہیں۔ یہ ہے توحید خالص اور اخوت جامعہ۔ دل ایک، مقصد ایک۔ وطن کی فکر نہ اہل و عیال کا خیال اور نہ کسی سے عناد نہ کسی سے تعصّب۔

"بیشک یہ تمہاری اُمت، اُمتِ واحدہ ہے اور میں تمہارا رب ہوں، پس تم میری عبادت کرو۔" (قرآن کریم)

مذاہبِ عالم میں صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے وحدتِ حق کا اعلان کیا ہے۔ مخلوقِ خدا میں مساوات واخوت پیدا کی ہے۔ اس وقت تمہارے سامنے محض جسم نہیں بلکہ معنوی حقیقت ہے۔ توحید رب العالمین کی اور اخوّت مومنین کی۔

اگر تم کعبہ کے اطراف لوگوں کو دن رات گروہ در گروہ طواف کرتے ہوئے، نمازیں پڑھتے ہوئے دیکھو اور یہ بھی نہ بھولو کہ ان کی پشت پر کرۂ ارض کے سارے مسلمان اسی گھر کی طرف مؤدب کھڑے ہوئے بکمال حضور و سرور مصروفِ عبادت ہیں تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ملّت اسلام فی الحقیقت ایک جماعت اور ایک قوم ہے جو جسدِ واحد کی شکل میں بیت اللہ کی طرف منہ کئے نماز ادا کر رہی ہے۔ یہ ہے اس دین کی جلالت، حج کی عظمت اور قبلہ کی حکمت۔

عرفات ـــ حجاج کے قافلے آگے پیچھے مسلسل آ رہے ہیں۔ عرفات کی سمت تیز تیز جا رہے ہیں۔ یہ لوگ بڑی دور سے آئے ہیں۔ ان کو وادیٔ تقرب میں پہنچنا ہے۔ مختلف بلاد و امصار کے نمایندے ہیں۔ یہاں انہوں نے اپنے اپنے قومی و وطنی لباس اُتار کر فرق واختلاف کو ختم کر دیا۔ خود ساختہ عظمت و سیادت، حقارت و غلامی کے احساسات ترک کر دئیے۔ عداوت و بغض اور خواہشاتِ نفسانی کو دل سے نکال پھینکا۔ وحدتِ مساوات کے لباس میں ملبوس انسانیت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے، صرف حق کے بندے اور اسی کے نام پر بھائی بھائی بنے ہوئے ہیں۔

یہ ہے انسانیت کی عیانی شکل اور یہ ہے آدمیت کی پُر اسرار روح۔

سر میں جس کا سودا سمایا ہے، دل میں اسی کا شوق کارفرما ہے۔ دلوں کی دھڑکنیں اور سانسوں کی آمد و رفت، ساز کا زیر و بم اور نغمہ کا ترنم ہے مسمّی ایک، اسم متعدد۔ حقیقت واحد اور جلوے بے شمار۔ اس وقت دل و دماغ کی گہرائیوں میں

سوائے اللہ کے اور اخوتِ اسلام کے اور کسی جذبے کا گذر نہیں ہے۔ لبیک اللھم لبیک کی صداؤں سے نشیب فراز اور دشت وجبل گونج رہے ہیں۔ گرم دل عاشقوں کی آہوں سے فضا معمور ہے اور ہر طرف خوف وخشیت طاری ہے۔ صرف خدائے واحد کی تجلی ہے اور بندہ بکمال عبودیت اس کی بارگاہ قدس میں لبیک، اللھم لبیک، لاشریک لک لبیک۔ اے معبود! یہ تیری جناب ہے لوگ یہاں مائلِ نیاز اور مصروفِ تعبد ہیں، گناہ گار توبہ کر رہے ہیں۔

اے پروردگار! ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں۔ قوموں اور خاندانوں کو چھوڑ کر، کدورتیں ترک کرکے، باطل آن اور جھوٹی شان، دنیا طلبی اور نفس پرستی سے بری ہو کر۔ ہماری آنکھیں بے نور ہیں تو اپنا نور عطا کر۔ ہماری روحیں مریض ہیں تو صحت عطا کر۔ ہمارے قلوب زنگ آلود ہیں۔ تو ان کو مجلا کردے۔ ہماری عقلیں تاریک ہیں تو ان کو منور فرما دے۔

اے ارحم الراحمین! ہم آئے ہیں گناہوں کا بار کمر پر لادے ہیں۔ تو اپنے کرم سے ہمارے گناہوں کو معاف کر۔ اور ہم کو روحانی آلودگیوں سے پاک کرکے گھروں کو واپس کر۔ الٰہی! ہم تیری رہنمائی کی ایک کرن چاہتے ہیں۔ جو ہر ظلمت کو کافور کردے۔ تیرے علم کا ایک شرارہ چمکے جو ہمارے قلوب سے شکوک وشبہات ختم کردے۔ تیری رحمت کا ایک قطرہ برسے جو ہماری کشتِ مراد کو لہلہا دے۔

یا اللہ! یہ وہ شہر مکہ ہے جہاں تیرے رسولِ امین صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ اور یہ اس مقدس رسولؐ کی آسمانوں میں گونجتی ہوئی آواز ہے۔

"اے لوگو! تمہارے خون اور مال تم پر حرام ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح کہ دنوں میں یہ دن، مہینوں میں یہ ماہ مکرم اور شہروں میں یہ شہر مبارک۔

"بولو! کیا میں نے حقِ تبلیغ ادا کردیا؟ یا اللہ تو گواہ ہے۔

"لوگو! اب شیطان اس سرزمین میں اپنی پرستش سے مایوس ہو چکا ہے لیکن وہ اس بات پر خوش ہے کہ حقیر اور معمولی اعمال میں تم اس کی پیروی کرتے ہو۔ خبردار! میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر نہ بن جانا۔ میں تمہارے لئے ایسی شمع ہدایت چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی نہ بھٹکو گے۔

"یاد رکھو شمع ہدایت کتاب اللہ ہے۔ کیا میں نے حقِ تبلیغ ادا کردیا؟ یا اللہ تو گواہ رہ۔ لوگو! تمہارا رب ایک ہے۔ تمہارا خدا ایک ہے تم سب آدم کی اولاد ہو۔ آدم مٹی سے بنا ہے تم میں زیادہ مکرم وہ ہے جو زیادہ متقی ہو۔ نہ عربی کو عجمی پر فوقیت ہے نہ عجمی کو عربی پر۔ فوقیت صرف تقوے سے ہے۔ میں نے تم تک یہ پیغام پہنچا دیا؟ یا اللہ تو شاہد ہے"

خدایا یہ حاجی تشنہ کام ہیں تو اپنی رحمت کی نہر سے اُن کو سیراب کردے۔ یہ مسافر ہیں دھوپ میں جھلسے ہوئے تیرے ظلِ عاطفت کے طالب، تو ان کو سایۂ رحمت میں لے لے۔ گم کردہ راہ ہیں تو ان کو صراطِ مستقیم پر چلا۔ ان کے قلوب میں جذبۂ الفت پیدا کر، ان کو متحد کردے۔

یہ میدانِ عرفات ہے، مخلوقِ خدا ننگے سر کھڑی ہے۔ خوف وخشیت اور بیم ورجا کا غلبہ ہے۔ ہونٹ ہل رہے ہیں۔ لبیک اللّٰھم لبیک کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ دل و زبان ہم آہنگ ہیں۔ گویا کہ ساری دنیا کے مسلمان اس میدان میں جمع ہیں بلکہ خود اسلام اپنی تمام صفات جمال وجلال کے ساتھ عرفات میں موجود ہے۔ اسلامی دنیا کے سارے وطن اور عظمتِ اسلام کی ساری تاریخ یہاں نمایاں ہے۔ کیا یہ اجتماعِ عظیم سلسلۂ تاریخ کی وہ کڑی نہیں ہے جس کی ابتدا ساڑھے تیرہ سو سال قبل رسول اللہ نے اور آپ کے جاں نثار صحابیوں نے کی تھی۔ اس وقت سے لے کر آج تک اس زنجیر کے حلقوں میں بلا انقطاع اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ ہے اسلام کا ماضی اور حال، مگر اس سے وہی شخص بصیرت حاصل کر سکتا ہے جس کے سینہ میں دلِ بیدار ہو۔

مگر افسوس کہ مسلمان کی آنکھ پر غفلت کا پردہ پڑا ہے۔ اس کو اسلامی جمعیت اور اخوتِ روحانی کا پورا احساس نہیں ہے۔ بلکہ بحیثیت مجموعی مسلمان بے حسی کا شکار ہیں۔ اور اسی لئے حج کے ثمرات سے محروم ہیں۔

کاش یہاں عالمِ اسلام کی شیرازہ بندی اور مصالح ملّی پر غور ہوتا۔ دینی اور دنیوی مسائل حل کئے جاتے اور منظم پروگرام کے مطابق عملی اقدام ہوتا۔

حقیقی حج یہ ہے کہ مسلمان فرائض ومسالک حج ادا کر کے معصیت، ہوا پرستی اور آرائش دنیوی سے پاک ہو کر آپس میں خلوص، محبت اور برادرانہ ربط پیدا کریں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ دنیا کے اس عظیم الشان اجتماع کو ایک مستحکم نظام بنا کر مسلمان باہم متعارف ہوں اور ان میں سے ممتاز اہل الرائے قرآن وسنت کی روشنی میں سر جوڑ کر ملّتِ اسلامیہ کی حکیمانہ نباضی کریں۔ امراض کی تشخیص کی جائے اور صحیح نسخے تجویز کئے جائیں۔ آج دنیا انتشار واضطراب میں مبتلا ہے۔ ادیانِ باطلہ اور خبیث الطبع افراد اسلامی عقائد واصول پر حملہ کر کے سادہ لوح اور کم علم مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں۔ ایسے پُر آشوب دور میں صرف وہی لوگ ثابت قدم رہ سکتے ہیں جن کا کردار مضبوط ہو۔

مسلمانو! تمہارا فرض ہے کہ مکاری، عیاری اور ہوا پرستی کے اس زمانے میں اپنے ایمان وایقان کے تحفظ اور ادب، شریعت وسنتِ نبوی کے احیاء کے لئے جو کچھ تمہارے امکان میں ہو کر ڈالو۔ اور اس کے لئے حج کے اجتماع سے بہتر کوئی اور موقع نہیں ہو سکتا۔

میری دعا ہے کہ خدائے قادر ہمیں راہِ راست پر چلنے کی توفیق دے۔